

فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا چراغ ہدایت اور حق کا معیار

<"xml encoding="UTF-8?">



فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا چراغ ہدایت اور حق کا معیار

اہل سنت کے لئے لاجواب بند گلی۔

حدیث {فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي}

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مشہور حدیث «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي» گزشتہ زمانے کی طرح دور حاضر میں بھی اہل سنت کے بزرگ علماء کے سامنے لاینحل مسئلہ اور ایسی بند گلی کہ جس سے یہ لوگ نکل نہیں سکتے ۔

یہ حدیث کتاب «صحیح بخاری» جلد 3 صفحہ 1361 حدیث 3510 میں ذکر ہوئی ہے :

«فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَعْصَبَهَا أُغْصَبِنِي»

فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہیں جس نے انہیں غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا ۔

صحیح البخاری۔ کتاب فضائل ، باب باب مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ح 3510

امام بخاری نے «صحیح بخاری» میں نقل کیا ہے :

«فَعَصِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ فَهَجَرْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتُهُ حَتَّى تُوفِّيَتْ»

جب جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ابوبکر سے اپنی والد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وراثت اور ان کی دی ہوئی چیزوں کا مطالبہ کیا اور ابوبکر نے انہیں دینے سے انکار کیا تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا ناراض ہو گئی اور ابوبکر سے بائیکاٹ اور ناراضگی کی حالت میں دنیا سے چلی گئی ۔

کتاب بخاری میں یہ حدیث بھی ہے :

عائشة عن فاطمة (س) قالت: قال لي رسول الله (ص): أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ.

رسول اللہ ”فاطمہ بیٹی! کیا آپ اس پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں آپ مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی۔“

صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام ، ح 3624۔ صحیح البخاری --- کتاب الاستئذان --- باب من ناجى بين يدي الناس ، ح 6285 -

ہدایت کا چراغ :

خاص کر یہ دو روایتیں «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي ..» اور «فَعَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ...» کو سامنے رکھے تو نتیجہ بہت واضح ہے ۔

ایک تحقیقاتی ادارہ "مرکز ابحاث عقائدیہ" کے نام سے ہے کہ جو آیت اللہ العظمی سیستانی کی زیر نظارت کام کرتا ہے ، اس ادارے نے «موسوعة من حیات المستبصرین» کے عنوان سے ۱۲ جلدوں پر مشتمل کتاب لکھی ہے اور یہ اس سلسلے کی بے مثال کتاب ہے ۔ اس کتاب میں ایسی لوگوں کا ذکر ہے کہ جو اہل علم اور کا شمار اہل سنت کے علماء اور اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ میں ہوتے تھے اور پھر بعد میں شیعہ ہوئے۔

یہ کہا جائے تو مبالغہ نہیں کہ اہل سنت اور وہابی مذہب سے شیعہ ہونے والے علمی شخصیتوں کا شیعہ اور مکتب اہل بیت کی طرف آنے کی بنیادی وجہ یہی اہم اور بنیادی نکتہ ہے ۔ اسی میں غور فکر کرنے کے بعد بہت سے لوگ شیعہ ہوئے ہیں۔

کیونکہ ایک طرف «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي» کو رکھے اور دوسری طرف «فَعَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ فَهَجَرْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتُهُ حَتَّى تُؤْفَيْتَ»

اور «فَلَمَّا تُؤْفِيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلَى لَيْلٍ، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا»

جب جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا دنیا سے چلی گئی تو ان کے شوہر {حضرت علی علیہ السلام نے انہیں رات کو ہی دفنا دیا اور ابوبکر کو اس کی خبر تک نہیں دی اور ان خود حضرت علی علیہ السلام نے پر نماز جنازہ پڑھی۔

لہذا اہل سنت کے علماء کے لئے یہ دو واقعے قابل حل نہیں ۔ یہ روایتیں سند کے اعتبار سے بھی صحیح ہے اور مضمون کے اعتبار سے بھی بالکل واضح اور روشن ہے۔

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا حق کا معیار

یہاں پر ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ حضرت صدیقہ طاہرہ کی شان میں اتنی ساری روایتیں موجود ہیں ان احادیث سے بہت اہم نتائج اور پیغام ہم اپنے اور دوسروں کے لئے بیان کرسکتے ہیں۔ لیکن ان میں سے اہم نکتہ اور پیغام یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس حدیث «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي» کے ذریعے حق اور باطل کی تشخیص کا ایک معیار اور میزان دینا چاہتے تھے۔

جو الفاظ آپ نے یہاں استعمال فرمایا ہے وہ جناب فاطمہ [ص] کے ساتھ ہی مخصوص ہے ایسی تعبیر حضرت امیرالمؤمنین و امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے لئے نہیں ہے۔

لہذا یہ حدیث ایک ایسی تحقیقی کام کے لئے نقطہ آغاز بن سکتی ہے کہ جس کا عنوان "فاطمہ (س)، شیعہ کی حقانیت کی سند" یا "فاطمہ زہرا (س) حق اور باطل کی تشخیص کا معیار" ہو۔ ایک ایسی تحقیقی کتاب لکھے کہ جس میں اس سلسلے کی روایتوں کو جمع کر کے تجزیہ و تحلیل پیش کی جائے اور طالبان حق کے لئے ہدایت اور تحقیق کا زمینہ فراہم کیا جائے۔

«آلوسی سلفی» کا حضرت زہرا (س) کے بارے میں بہت ہی عمدہ نظر۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ «آلوسی» متوفای 1270، کہ جو «خیرالدین زرکلی» کی کتاب «الأعلام» کے مطابق ایک سلفی عقیدہ رکھنے والا عالم ہے :

«کان سلفی الاعتقاد»

الأعلام، خیر الدین الزرکلی، وفات: 1410، چاپ: الخامسة، سال چاپ: أيار - مايو 1980، ناشر: دار العلم للملايين - بیروت - لبنان، ج 7، ص 176، باب الآلوسی الكبير

اسی آلوسی نے اپنی مشہور تفسیر «روح المعانی» میں مذکورہ حدیث پر تفصیلی بحث کی ہے۔ وہ اس حدیث کے ضمن میں کہتا ہے: «أن فاطمة البتول أفضل النساء المتقدمات والمتأخرات» «من حيث إنها بضعة رسول الله»

حضرت فاطمہ زہرا (س) تمام عورتوں سے افضل ہیں، چاہئے گزشتہ زمانے کی عورتیں ہوں یا بعد کے دور کی عورتیں، کیونکہ کیونکہ آپ رسول اللہ (ص) کے وجود کا حصہ ہے۔

ایک اور جگہ پر لکھتا ہے :

«إذ البضعية من روح الوجود وسيد كل موجود لا أراها تقابل بشيء»

پیغمبر اکرم (ص) کے وجود کا حصہ ہونا اور تمام عورتوں کی سردار ہونا کسی چیز کے ساتھ بھی قابل موازنہ اور مقایسہ نہیں ہے۔

اس کے بعد ایک خوبصورت تعبیر اور تجزیہ پیش کرتے ہیں، پیغمبر (ص) نے عائشہ کے بارے میں فرمایا ہے: «خذوا ثلثي دينكم عن الحميراء» یا «خذوا شطر دينكم من الحميراء»

بعض نے اس حدیث کے ذریعے عائشہ کو افضل بتانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں : رسول اللہ (ص) کو یہ معلوم تھا کہ آپ کے بعد حضرت زہرا (س) زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہے گی اور اگر آپ کو یہ معلوم ہوتا کہ جناب فاطمہ (س) طولانی عمر پائے گی اور زندہ رہے گی تو آپ دین کے ایک تہائی کو فاطمہ سے لے لو ، کہنے کی بجائے فرماتے : «خذوا کل دینکم عن الزهراء» یعنی پورا دین فاطمہ (س) سے لے لو ۔

روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، المؤلف: شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الألوسی (المتوفی: 1270 ھ)، المحقق: علی عبد الباری عطیة، الناشر: دار الکتب العلمیة - بیروت، الطبعة: الأولى، 1415 ھ، ج 2، ص 149، باب سورة آل عمران (3): الآيات 38 إلى 47۔

یہ خوبصورت تعبیر ایک ایسے شخص کی ہے جو سلفی العقیدہ بھی رکھتا ہے، آلوسی نے اپنی تفسیر میں «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي» کئی صفات پر مشتمل بحث کی ہے ۔

علامہ امینی اور اہل سنت کے علماء کے درمیان پیش آنے والا ایک خوبصورت واقعہ

«علامہ امینی» - قدس اللہ نفسہ الزکیہ - کی زندگی نامے میں ایک واقعہ ذکر ہوا ہے آپ سورہ {شام} کے شہر «حلب» میں ایک جلسے میں شرکت کی دعوت دی گئی ، شروع میں آپ نے اس جلسے میں شرکت سے انکار کیا ۔ لیکن بعد میں اس شرط کے ساتھ آپ شریک ہوئے کہ جلسے میں {مذہبی معاملات پر} گفتگو نہیں ہوگی۔ اس دعوت اور جلسے میں ۷۰ کے قریب اہل سنت کے علماء موجود تھے اور اس میں جامعۃ الازھر سے تعلیم مکمل کر کے آنے والے علماء بھی تھے ۔

اس دعوت میں مدعو ہر ایک عالم نے کوئی نہ کوئی حدیث نقل کی۔ جب «علامہ امینی» کی باری آئی تو دوسرے علماء نے آپ سے بھی ایک حدیث بیان کرنے کے لئے کہا۔

«علامہ امینی» نے «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي» والی روایت کو نقل کیا اور کہا : میں آپ لوگوں سے ایک سوال کرتا ہوں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا : فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہیں سوال: کیا جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ابوبکر کی بیعت کی ہے یا نہیں ؟ اگر بیعت نہیں کی ہے تو «من مات ولم یعرف» والی حدیث کے مطابق حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا کیا حکم ہوگا؟

روایت کا مضمون یہ ہے کہ اپنے زمانے کے امام کی معرفت ،بیعت اور اطاعت کے بغیر دنیا سے جائے تو اس کی موت جہالت کی موت ہوگی۔جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے ؛

«وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً»

اگر کوئی اس حالت میں مرجائے کہ اس کی گردن پر کسی کی بیعت نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے

-

صحیح مسلم، اسم المؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسين القشيري النيسابوري، دار النشر: دار إحياء التراث العربی - بیروت، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، ج 3، ص 1478، ح 1851

«احمد بن حنبل» نے اپنی «مسند» میں اس طرح نقل کیا ہے :

«مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ إِمَامٍ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً» جو اس حالت میں مرتا ہے کہ اس کا کوئی امام نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

مسند الإمام أحمد بن حنبل، اسم المؤلف: أحمد بن حنبل أبو عبدالله الشيباني، دار النشر: مؤسسة قرطبة - مصر، ج 4، ص 96، ح 16922

«علامہ امینی» کہتے ہیں : حضرت زہرا مرضیہ سلام اللہ علیہا نے بیعت نہیں کی .اب کیا {نعوذ باللہ} حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جاہلیت کی موت کے ساتھ دنیا سے گئی ہیں ؟ اگر ایسا ہے تو کیوں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے انہیں بیعت کرنے کا نہیں کہا اور بیعت کرنے پر مجبور نہیں کیا ؟

اب بیعت نہ کرنے کی وجہ شاید یہ ہو کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا خلیفہ اول کو خلافت اور امامت کے مقام کا اہل نہیں سمجھتی تھی۔ اسی لئے خلیفہ اول کی بیعت نہیں کی ۔

کہتے ہیں : وہاں سناٹا چھا گیا ، وہاں موجود کسی بھی عالم کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا کیونکہ جواب دیتے تو کیا دیتے ؟ اس کا کوئی جواب ہی نہیں ہے ۔

حضرت زہرا کا حضرت امیرالمؤمنین (سلام اللہ علیہما) سے جرات مندانہ دفاع

لیکن دوسری طرف سے حضرت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا پوری طاقت کے ساتھ حضرت امیرالمؤمنین (علیہ السلام) سے دفاع کرتی ہیں ۔

«مرحوم طبرسی» نے کتاب «الإحتجاج» میں لکھا ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رحلت کے پہلے یا دوسرے دن بعض لوگوں نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر پر حملہ کیا تو ؛ «وَوَحَّجَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ص إِلَيْهِمْ فَوَقَفَتْ خَلْفَ الْبَابِ»

حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ [ص] دروازے کے پیچھے کھڑی ہوگئیں۔

جب گھر کو آگ لگانے کی دھمکی دی تو «طبرسی» کے نقل کے مطابق آپ نے یوں فرمایا :

«ثُمَّ قَالَتْ لَا عَهْدَ لِي بِقَوْمٍ أَسْوَأَ مَحْضَرًا مِنْكُمْ» میں نے تم لوگوں سے بدتر قوم نہیں دیکھی۔

«تَرَكْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ جَنَازَةً بَيْنَ أَيْدِينَا وَ قَطَعْتُمْ أَمْرَكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ»

تم لوگوں نے پیغمبر اکرم [ص] کے جنازہ کو ہمارے ہاتھوں پر چھوڑا۔ ان کی تجہیز و تدفین کے بجائے تم لوگ سقیفہ میں چلے گئے اور خلافت کے معاملے کو اپنے درمیان طے کر دیا ۔

الإحتجاج على أهل اللجاج، طبرسی، احمد بن علی، محقق / مصحح: خراسان، محمد باقر، ج 1، ص 80، باب ذکر طرف مما جرى بعد وفاة رسول الله ص من اللجاج و الحجاج في أمر الخلافة من قبل من استحقها

آپ حضرت علی [ع] کی امامت اور خلافت سے دفاع میں کہتی تھیں :

«وَهَلْ تَرَكَ أَبِي يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لِأَحَدٍ عُذْرًا؟!» کیا میرے بابا نے غدیر کے واقعے کے بعد تم لوگوں کے لئے کوئی عذر اور بہانا بھی چھوڑا ہے ؟

بحار الأنوار، نویسنده: مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، محقق / مصحح: جمعی از محققان، ج 30، ص 124،
ح 2

ہمارے بزرگ علماء نے کے نزدیک یہ مسلم بات ہے کہ حضرت زہرا [س] نے مسجد نبوی میں ایک سخت اور تاریخی خطبہ دیا اور اصحاب کے سامنے فریاد بلند کی۔

«أُنْسِيتُمْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَى مَوْلَاهُ؟!»

آپ نے فرمایا : کیا غدیر خم میں رسول اللہ [ص] کے اس فرمان کو فراموش کر گئے: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہیں ؟

عوالم العلوم و المعارف والأحوال من الآيات و الأخبار و الأقوال (مستدرک سیدۃ النساء إلی الإمام الجواد، نویسنده: بحرانی اصفہانی، عبد اللہ بن نور اللہ، محقق / مصحح: موحد ابطحی اصفہانی، محمد باقر، ج 11، ص 877، ح 67

قابل توجہ بات یہ ہے کہ اہل سنت کے علماء میں سے ایک «محمد بن عمر مدینی» نے اپنی کتاب «نزهة الحفاظ» جلد اول صفحہ 101 پر جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی طرف سے غدیر کے واقعے سے احتجاج کو تفصیلی طور پر نقل کیا ہے ۔ «حدیث فواطم» کہ جو کو فاطمہ بنت الرضا (علیہ السلام) نے فاطمہ بنت رسول اللہ کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے انصار اور مہاجرین سے تعلق رکھنے والے اصحاب کے آگے فریاد بلند کی اور فرمایا:

«أُنْسِيتُمْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَى مَوْلَاهُ»

نزهة الحفاظ، المؤلف: محمد بن عمر بن أحمد بن عمر بن محمد الأصبهانی المدینی، أبو موسی (المتوفی: 581 هـ)، المحقق: عبد الرضی محمد عبد المحسن، الناشر: مؤسسة الكتب الثقافية – بیروت، الطبعة: الأولى، 1406، ج 1، ص 102، باب کتاب النساء